"میں میری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"۔

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار

ماہنامہ

تحریک جدید

ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہجرت ۱۳۵۴ھش — مئی ۱۹۷۵ء

5
1975

— ایڈیٹر —

نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

ماہنامہ تحریکِ جدید ربوہ

ہجرت ۱۳۵۴ھش

(مئی ۱۹۷۵ء)

ایڈیٹر

نسیم سیفی

سالانہ چندہ

پاکستان ——— پانچ روپے

فی پرچہ ——— پچاس پیسے

بیرونی ممالک (بحری ڈاک) ——— ایک پونڈ

" " (ہوائی ڈاک) ——— دو پونڈ

ترتیب

• ہمارے بیرونی مشن	(اداریہ)	۲
• اقتباس - ایک شعر		۴
• کاروانِ اسلام		۵
• اخبارات و رسائل		۸
• نوائے شوق	(نظم)	۱۳
• مشعلِ یقیں	(نظم)	۱۴
• اشتہارات		۱۵

پبلشر :- عبداللطیف خان

پرنٹر :- سیّد عبدالحی

مطبع :- ضیاء الاسلام پریس ربوہ

مقامِ اشاعت :- دفتر ماہنامہ تحریکِ جدید

دفاتر تحریکِ جدید انجمن احمدیہ پاکستان - ربوہ

تاریخ اشاعت :- ہر ماہ کی دس تاریخ

فون نمبر :- ۶۷۸

رجسٹرڈ نمبر ایل :- ۷۶۷۶

کتابت :- حمید الدین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

جلد ۱۱ | ماہنامہ | تحریکِ جدید | ربوہ | شمارہ ۵

ہجرت ۱۳۵۴ھش

(مئی ۱۹۷۵ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اداریہ

ہمارے بیرونی مشن

پاکستان سے باہر دُنیا کے گوشے گوشے میں احمدیہ جماعت کے مشن اسلام کی خدمت میں شب و روز مصروف ہیں۔ اور یہ کام آج سے ایک لمبا عرصہ پہلے شروع ہؤا تھا اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ مشن اتنے مضبوط ہو چکے ہیں کہ ان میں سے ایک ایک مشن کا سالانہ بجٹ لاکھوں روپیہ ہے۔ لاکھوں کی تعداد میں ان مشنوں میں احمدی مسلمان رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے فدائی موجود ہیں۔ مساجد تعمیر کی گئی ہیں۔ دارالتبلیغ ہر جگہ موجود ہے۔ سکول بلا تمیز مذہب و ملّت سب کی خدمت میں مصروف ہیں اور ہسپتال جسمانی صحت کے لئے اپنی بے لَوث مساعی کی وجہ سے لوگوں کے دلوں میں محبّت کے جذبات پیدا کر رہے ہیں اور مخلص اور ایمان دار مسلمانوں سے خراجِ تحسین وصول کر رہے ہیں۔ اسلام کی ترقی کا یہ قافلہ اپنی شاہراہ پر گامزن ہے اور ہر لمحہ اس کی رفتار تیز ہوتی جا رہی ہے اور منزل قریب سے قریب تر۔

صرف پاکستانی مبلغین، اساتذہ اور ڈاکٹر ہی نہیں بلکہ ہر جگہ مقامی دوست بھی اَن تھک کوششوں میں مصروف ہیں اور حقیقت تو یہ ہے کہ اب وہ وقت آچکا ہے کہ کام تو مقامی لوگ ہی کر رہے ہیں۔ پاکستانی کارکنان کی مساعی کو تو سیعی کیفیت انہی مقامی دوستوں کی قربانیوں سے مل رہی ہے۔ آج سے ایک عرصہ پہلے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تھا کہ اَب افریقہ جاگ رہا ہے اور ان کی قسمت کا چمکتا ہؤا ستارہ افق پر طلوع ہو رہا ہے۔ اسلام کی خدمت کے لئے انہیں آگے آنا چاہیئے اور پاکستانیوں کے شانہ بہ شانہ

انہیں آگے بڑھنا چاہیئے اور اللہ تعالیٰ کی آسمانی برکات سے بھرپور حصّہ لینا چاہیئے۔ چنانچہ اب بجا طور پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ مقامی دوست اپنی خدمات اور قربانیوں میں کسی سے بھی پیچھے نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ انکی مساعی کو قبول فرمائے اور انہیں بیش از بیش خدماتِ دینیہ کی توفیق سے نوازتا چلا جائے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ سب کچھ جان لینے کے بعد اب آپ اس خبر کا تجزیہ کیجئے کہ چند مولوی ان ملکوں میں گئے اور اپنے دعوٰی کے مطابق انہوں نے تقاریر کیں اور ان کی ان "مساعی کے نتیجہ میں اسّی فیصد احمدی مشنوں پر تالے پڑ گئے ہیں"۔

اپنی مساعی سے لوگوں کو ضرور آگاہ کیجئے لیکن اے مولوی صاحبان! جھوٹ ہی بولنا ہے تو یہ تو خیال رکھ لیجئے کہ کس قدر جھوٹ ہضم کیا جا سکتا ہے۔ اِن مشنوں میں ہمارے پاکستانی اور مقامی مبلغ کام کر رہے ہیں۔ دارالتبلیغ ہیں۔ سکول ہیں۔ ہسپتال ہیں اور لاکھوں کی تعداد میں مقامی دوست جماعت سے وابستہ ہیں اور ان لوگوں میں ایسے دوست بھی ہیں جو آج سے کم و بیش پچاس سال پہلے جماعت میں شامل ہوئے تھے۔ آپ ان سب کے خلاف اتنا بے پناہ جھوٹ بول کر کس کو خوش کر رہے ہیں اور کس سے داد وصول کرنا چاہتے ہیں۔ کچھ تو خوفِ خدا کیجئے۔ کیا آپ کو یہ بھی خیال نہیں کہ جب ان مشنوں میں یہ خبر پہنچے گی تو وہ آپ کے متعلق کیا خیال کریں گے۔ لیکن آپ تو مولوی صاحبان ہیں آپ کو تو یہ بھی سوچ لینا چاہیئے کہ اِس جھوٹ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ آپ کو کس خانے میں ڈالیں گے۔

حقیقت یہ ہے کہ ہمارے مشن اللہ تعالیٰ کے فضل سے روز افزوں ترقی کر رہے ہیں۔ دُنیا جانتی ہے کہ احمدیہ جماعت نے ایک کثیر طبقہ کو عیسائیت اور بد مذہب سے نکال کر حلقہ بگوشِ اسلام کر دیا ہے اور لاکھوں کی تعداد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بُرا بھلا کہنے والوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے والوں کی صف میں کھڑا کر دیا ہے۔

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ بیرونی ممالک میں ہماری جماعت نے خدمتِ اسلام کا ایسا ریکارڈ قائم کیا ہے جسے نہ توڑا جا سکتا ہے اور نہ ہی اس کی برابری کی جا سکتی ہے۔

اے عرش کے مالک خدا! تُو زمینی لوگوں کے جھوٹ کو سُنتا ہے اور انہیں ڈھیل دیتا ہے ہم تیری رضا پر راضی ہیں لیکن تیری درگاہ میں دست بدعا ضرور ہیں کہ تُو ہر جھوٹ کے ڈھول کا پول کھول اور سچائی کا بول بالا کر۔ اے خدا تُو ایسا ہی کر۔

اقتباس

دین اور دُنیا

حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام فرماتے ہیں :-

"یاد رکھو کہ دین کو دُنیا سے ہرگز نہ ملانا چاہیئے اور بیعت اِس نیّت سے ہرگز نہ کرنی چاہیئے کہ ایسی کیمیا حاصل ہو جاویگی کہ گھر بیٹھے روپیہ بنتا رہے گا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں تو اِس لئے مامور کیا ہے کہ اِن باتوں کو لوگوں سے چھڑا دیویں۔ ہاں یہ بات ضرور ہے کہ جو لوگ صدق اور وفا سے خدا تعالیٰ کی طرف آتے ہیں اور اس کے لئے ہر ایک دُکھ اور مصیبت کو سر پر لیتے ہیں تو خدا تعالیٰ انکو اور ان کی اولاد کو ہرگز ضائع نہیں کرتا۔ حضرت داؤد علیہ السّلام کہتے ہیں کہ مَیں بُوڑھا ہو گیا لیکن کبھی نہیں دیکھا کہ صالح آدمی کی اولاد ضائع ہوئی ہو۔ خدا تعالیٰ خود اس کا متکفّل ہوتا ہے لیکن ابتداء میں ابتلاء کا آنا ضروری ہے تاکہ کھوٹے اور کھرے کی شناخت ہو جاوے۔

عشق اوّل سرکش و خونی بود
تا گریزد ہر کہ بیرونی بود

(ملفوظات جلد ہفتم صـ۱۲۵)

ایک شعر

لوائے ما بنہ ہر سعید خواہد بود
ندائے فتح نمایاں بنام ما باشد

ترجمہ :- ہمارا جھنڈا ہر خوش قسمت انسان کی پناہ ہوگا اور کھلی کھلی فتح کا شہرہ ہمارے نام پر ہوگا۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے دعویٰ فرمایا کہ آپ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق اِس آخری زمانہ میں اسلام کو دوبارہ زندگی بخشنے اور شریعت کو مستحکم طریق پر رائج کرانے کے لئے دنیا میں تشریف لائے ہیں۔ اور چونکہ اسلام ہی دُنیا کا آخری مذہب ہے اور انجام کار اِسی مذہب کے مقدّر میں ساری دُنیا کے دلوں کو جیت لینا ہے اِس لئے اِس شعر میں حضورؑ نے فرمایا کہ ہر خوش قسمت ہمارے جھنڈے یعنی اسلام کے جھنڈے تلے آکر پناہ لے گا اور کھلی کھلی فتح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس فتح نصیب جرنیل ہی کی ہوگی۔

اللہ تعالیٰ ہمیں وہ دن جلد دکھائے آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرتبہ: ابوالاقبال

کاروانِ اسلام

مشرقی افریقہ

مشرقی افریقہ کے احمدیہ مسلم مشن کینیا سے مکرم مولانا عبدالکریم صاحب شرما اطلاع دیتے ہیں کہ مارچ کے مہینہ میں مکرم شرما صاحب، مکرم مرزا لطف الرحمٰن صاحب اور مکرم عبدالحفیظ صاحب کھوکھر نے جنوبی صوبہ کا دَورہ کیا۔ اِس علاقہ میں چھ بڑی بڑی جماعتوں میں تبلیغ و تربیت کا فریضہ سرانجام دیا گیا۔ مساجد میں اور نجی محفلوں میں احبابِ جماعت اور غیر از جماعت دوستوں سے اسلامی تعلیمات کے متعلق گفتگو کی گئی۔ بعض انتظامی امور کی طرف بھی احبابِ جماعت کو توجہ دلائی گئی۔ اِس عرصہ میں ایک نئی مسجد کا افتتاح بھی کیا گیا۔ تبلیغی مساعی کو وسعت دینے اور انہیں زیادہ مؤثر بنانے کے لئے علاقہ کے معلّمین کا اجلاس منعقد کیا گیا۔ جہاں جہاں پاکستانی احمدی ملے ان کے گھروں میں کچھ دیر قیام کیا گیا۔ جو ان کے لئے خاص مسرّت کا باعث بنا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مغربی جرمنی

مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری مبلّغ انچارج مغربی جرمنی جلسہ یومِ مسیح موعودؑ کے متعلق اپنی ایک رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں کہ ۲۳۔ مارچ کو مسجد نور فرینکفرٹ میں یہ تقریب کی گئی۔ مکرم انوری صاحب نے اپنی تقریر میں اِس جلسہ کے انعقاد کی غرض و غایت بیان کی اور کسی قدر تفصیل سے حاضرین کو بتایا کہ یہ تقریب اس دن کی یاد میں منائی جاتی ہے جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حکمِ خداوندی کے ماتحت بیعت لے کر جماعت کی بنیاد رکھی تھی۔ مقام لدھیانہ تھا اور تاریخ ۲۳۔ مارچ۔

مکرم انوری صاحب کے بعد مکرم رائے شہادت علی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عشقِ رسولؐ پر روشنی ڈالی۔ ان کے بعد مکرم سفیر احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں جو تاریکی چاروں طرف پھیلی ہوئی تھی اس کا ذکر کیا اور حاضرین کو بتایا کہ یہ تاریکی ہی اِس بات کا تقاضا کرتی تھی کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی شخص مامور ہو کر آئے اور دُنیا کو پھر راہِ راست پر لائے۔ اسی کے تسلسل میں مکرم مولوی حیدر علی صاحب ظفر مبلّغ سلسلہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض پر روشنی ڈالی۔ مکرم مولوی صاحب موصوف کے بعد مکرم ناز احمد صاحب ناصر نے حضرت

مسیح موعود علیہ السلام کے عیسائیوں سے کامیاب مقابلہ کی تفاصیل بیان کیں اور یہ بھی بتایا کہ آریہ دھرم کے منادوں کا کیا حشر ہوا۔

مکرم انوری صاحب نے اپنی تقریر میں اِس امر کی وضاحت کی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام کو زندہ مذہب ثابت کیا اور دُنیا بھر کو چیلنج دیا کہ اسلام کی صداقت کے دلائل کا ایک عشرِ عشیر ہی اپنے مذاہب میں دکھا دیں اور انعام لیں۔ لیکن کِسی کو جرأت نہ ہوئی۔

اجتماعی دعا پر جلسہ کا اختتام ہوا۔

نائیجیریا (مغربی افریقہ)

مجلس نصرت جہاں کے زیرِ اہتمام جن سکولوں اور ڈسپنسریوں کے ذریعہ خدمتِ خلق کا کام کیا جارہا ہے ان کی وجہ سے مغربی افریقہ کے مشنوں کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت تقویّت ملی ہے۔ لوگوں کے دلوں میں مشن اور مشن کے اراکین سے محبّت کا جذبہ بڑھ گیا ہے اور تبلیغی مساعی کے نتائج پر بھی خاطر خواہ اثر پڑا ہے۔

نائیجیریا میں اجیبو اوڈے کے مقام پر مجلس نصرت جہاں کے انتظام کے تحت جو ڈسپنسری کام کر رہی ہے حال ہی میں اس کی اپنی عمارت کا افتتاح ہوا ہے۔ ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب بھٹہ جو اس ڈسپنسری کے انچارج ہیں وہ تحریر فرماتے ہیں کہ ہسپتال کی مقبولیّت میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے اور مریضوں کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ مکرم مولانا محمد اجمل صاحب شاہد مبلّغ انچارج نے بھی اِس ہسپتال کے متعلق لکھا ہے کہ ہمارا یہ کلینک بہت اچھی شہرت حاصل کر رہا ہے اگرچہ شروع میں بہت زیادہ محنت کرنی پڑی ہے لیکن الحمد للہ کہ اب کام نہایت تسلّی بخش طریق پر جاری ہے اگرچہ اِس علاقہ میں ہمارے ہسپتال سے پہلے کے دو ہسپتال موجود ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمارے ڈاکٹر صاحب کے ہاتھ میں جو شفا رکھی ہے اس کی وجہ سے لوگوں کا رجحان ہماری طرف زیادہ ہے۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اِس ہسپتال کو اور ہمارے دوسرے ہسپتالوں کو بھی زیادہ سے زیادہ خدمتِ خلق کی توفیق سے نوازے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیرالیون (مغربی افریقہ)

مکرم مولانا محمد اسمٰعیل صاحب منیر مبلّغ انچارج احمدیہ جماعت سیرالیون نے اطلاع دی ہے کہ فروری کے مہینے میں سیرالیون میں پہلے احمدیہ مسلم گرلز سیکنڈری سکول کا آغاز کرنے کی توفیق ملی۔ سنگِ بنیاد مسٹر اے اے کرومہ ڈپٹی جنرل منیجر سیرالیون ڈائمنڈ کارپوریشن نے رکھا۔ اس تقریب پر پیرا ماؤنٹ چیفس سیکشن چیفس ٹاؤن چیفس اور قبائلی سرداروں کے علاوہ نائب وزیر دفاع پارلیمنٹ کے لیڈر نے بھی شرکت کی۔ یہ محض

اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ سیرالیون کے تمام حلقے
— خاص طور پر اسلامی حلقے — احمدیہ جماعت کی
مساعی کو بنظرِ استحسان دیکھتے ہیں اور قدردانی کے جذبات
کا اظہار کرنے میں نہ صرف عار محسوس نہیں کرتے بلکہ
اسے اپنے لئے فخر سمجھتے ہیں۔

اِس تقریب پر مقررین نے عورتوں کی تعلیم کی
اہمیّت کا ذکر کیا اور کھُلے الفاظ میں اِس بات کا
اعتراف کیا کہ احمدیہ جماعت نے زندگی کے ہر شعبہ
میں وہاں کے لوگوں کی حقیقی طور پر مدد کی ہے اور
اِس سلسلہ میں کسی قربانی سے کبھی دریغ نہیں کیا۔

مکرم مولانا صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ اگرچہ
یہ سکول اپنی ابتدائی حالت میں ہے لیکن طالبات کو
ہر قسم کی تعلیمی اور نصابی سہولتیں مہیّا کی جاتی ہیں۔
اور ان کی دینی اور اخلاقی حالت کو بہتر سے بہتر بنانے
کے لئے بھی ضروری اقدام کئے جاتے ہیں۔

احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے
کہ اللہ تعالیٰ اِس سکول کے ذریعہ بھی احمدیہ جماعت
کو اہالیانِ سیرالیون کی بہتر رنگ میں خدمت کی توفیق
دے۔ آمین

---

* ہی کہہ سکتی ہے اور اِسی لئے سیدنا حضرت
خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
نے آنے والی صدی کے استقبال کے لئے احمدیہ
جماعت کی صد سالہ جوبلی منانے کا انتظام فرمایا
ہے *

اِسلام کی صدی

مولانا محمد یوسف امیر جماعتِ اسلامی ہند
نے آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس میں تقریر کرتے
ہوئے کہا (بحوالہ چٹان ۱۲ مارچ ۱۹۷۵ء)

"یقین رکھیں آنے والی ہجری
صدی انشاء اللہ اسلام کی صدی
ہے اور اس کو قریب لانے میں جو
بھی سعی کریں گے وہ ہمارے لئے
آخری سعادت اور دنیا وی کامرانی
کا سبب بنے گی۔ انشاء اللہ"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنے والی صدی کو اسلام کی صدی تو صرف
اس صورت میں کہا جا سکتا ہے کہ
موجودہ صدی (جو کہ چودھویں صدی ہجری ہے)
میں مسیح کا نزول ہو جاتا اور مہدی معہود بھی اسلامی
دُنیا کی رہنمائی کے لئے آجاتے۔ پندرھویں صدی کو
اور اس کے بعد آنے والی صدیوں کو ان کی اپنی ذات
کی وجہ سے تو کوئی خصوصیّت حاصل نہیں اِن صدیوں
کو تو چودھویں صدی ہجری ہی کی وجہ سے خصوصیّت
حاصل ہو سکتی ہے۔ اور جن لوگوں کے لئے یہ صدی
مسیح و مہدی کے بغیر ہی گزر گئی ہے وہ بھلا کس
طرح کہہ سکتے ہیں کہ آنے والی صدی اسلام کی
صدی ہو گی۔

یہ بات تو صرف اور صرف جماعتِ احمدیہ *

اَخبارات و رسائل

کلمۂ طیّبہ

کلمۂ طیّبہ کا ایک استعمال تو یہ ہے کہ اس کے
Digitized by Khilafat Library Rabwah
اقرار سے اور اس کے مطابق عمل سے انسان مسلمان
اور بہتر مسلمان بن جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے آخری دین
پر ایمان لانے اور اس سے رُوحانی فوائد حاصل
کرنے کی سعادت انسان کو حاصل ہو جاتی ہے اور
یہی دراصل کلمہ طیّبہ کا صحیح استعمال ہے۔

لیکن بعض لوگوں نے اِس حسین و جمیل حقیقت
کو یوں بھی استعمال کرنا شروع کر دیا ہے کہ جس سے
ٹھن گئی اس کے متعلق یہ مشہور کر دیا کہ اس نے کلمہ میں
تحریف کر لی ہے اور عوام النّاس کے جذبات اس
کے خلاف بھڑکا کر اپنی من مانی حرکات کر لیں مثلاً
احمدیہ جماعت کی مخالفت کا خیال آیا تو یہ جھوٹ
بولا کہ ان کا کلمہ لا الٰہ الّا اللہ احمد رسول اللہ
ہے (نعوذ باللہ) اور اب سیاسی حریفوں کی مخالفت
کو دل چاہا تو کہہ دیا کہ ان کا کلمہ "لا الٰہ الّا انا"
ہے لاحول ولا قوّۃ الّا باللہ۔ مخالفت کا یہ
اوچھا طریق تو اسلام کے دشمنوں کا تھا اب مسلمان
کہلانے والوں نے یہ طریق اپنا لیا ہے۔

ہفت روزہ المنبر لے ۵/۱۲ فروری کے
شمارہ میں تحریر کیا ہے :-

"ابھی کل کی بات ہے پاکستان کا
مطلب؟ لا الٰہ الّا اللہ کا نعرہ
لگا تھا پاکستان بنا تو "لا الٰہ
الّا اللہ" کی جگہ "لا الٰہ الّا انا"
کے نعرے لگنے لگے۔"

خدا جانے یہ کسی سیاسی پارٹی کی مخالفت
ہے یا نعوذ باللہ کلمہ طیّبہ سے مذاق۔

شکم فروشی

کہا جا رہا ہے کہ احمدیہ جماعت اب ملک میں
ایسی فضا پیدا کر دے گی کہ "فرقہ وارانہ تند و تیز آندھیوں
کا طوفان اُمڈ آئے گا۔ ایک دوسرے کے خلاف
رطب و یابس جمع کر کے عوام کو مشتعل کیا جائے گا۔
شیعہ سُنّی، حنفی وہابی اختلافی مسائل کو اِس لئے ابھارا
جائے گا کہ عوام کے جذبات برانگیختہ کئے جائیں۔ اس
مقصد کے لئے شکم فروش علماء سے کام لیا جائے گا۔"

(المنبر ۵/۱۲ فروری ۱۹۷۵ء)

حاشا و کلّا۔ ہم تو تمام مسلمانوں کو ایک ہی
پلیٹ فارم پر لانا چاہتے ہیں اور سچ تو یہ ہے کہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی اغراض میں سے ایک غرض یہ بھی ہے کہ مسلمان را مسلماں باز کردند۔ اور پھر ایک جان ہو کر زندگی گزاریں بلکہ ساری دنیا کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے لانا احمدیت کا مقصد اور مدعا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لیکن کوئی بتائے کہ مولوی عبدالحق ایم اے کے الحق سے احمدیوں نے یہ بات لکھوائی ہے "اب شیعہ معتقدات کو دیکھئے تو وہ سراسر اس کے خلاف ہیں ان کے علمی اور دینی کلچر میں چند ایک حضرات کو چھوڑ کر صحابہؓ کی اکثریت اسلام اور ایمان کے معیار پر بھی پوری نہیں اترتی (معاذ اللہ) صدیقؓ، فاروقؓ اور عثمان غنیؓ سمیت سب اجلہ صحابہ نعوذ باللہ غاصب اور ظالم تھے۔ حضرت عائشہؓ اور دیگر امہات المؤمنین (رضی اللہ عنہن) کے بارہ میں ان کے عقائد کو کوئی غیور مسلمان برداشت نہیں کر سکتا خلافت میں ان کے ہاں صدیقؓ و فاروقؓ کی حیثیت ثانوی بھی نہیں بلکہ حضرت علیؓ خلیفہ بلافصل ہیں اور العیاذ باللہ تلمیحاً ان سے پہلے کے تینوں خلفاء ظالم اور غاصب تھے (آگے عبارت بہت زیادہ تُند ی و تیزی لئے ہوئے ہے)"۔

(الحق اکتوبر/نومبر ۱۹۷۴ء)

کیا اس تحریر کے لکھنے والے کو شکم فروش علماء کے زمرہ میں شامل کیا جائے یا نہ۔ کیا اس پرچے کے سرپرست مولوی عبدالحق جن کے ایماء پر یہ تحریر لکھی گئی ہے انہیں بھی شکم فروش علماء ہی کے گروہ کا فرد سمجھا جائے۔ یا پھر کیوں نہ اُسی شخص کو شکم فروش سمجھا جائے جس نے لکھا ہے کہ احمدی شکم فروش علماء سے کام لیں گے۔

شکم فروشی کا فیصلہ تو درحقیقت تاریخ کیا کرتی ہے جب ہم عصری کے پردے اُٹھ جاتے ہیں اور لوگ واقعات کی چھان بین کر کے اپنا فیصلہ صادر کرنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔

شکم فروشی اور ملّت فروشی کا چرچا اب عام ہونے لگا ہے۔ الحق جنوری ۱۹۷۵ء (اکوڑہ خٹک) نے بھی اس میدان میں ایک زقند لگائی ہے لکھا ہے "آج نہ ایوب خاں ہے نہ فضل الرحمٰن۔ نہ ان لوگوں کو ان کے درباری ملّت فروش مولویوں کے فتوے بچا سکے نہ سلطانِ وقت کی چوکھٹ پر جبہ سائی کرنے والے مشائخ کی دعائیں۔ ان تمام لوگوں کا آج بھی یہی شیوہ ہے صرف لبادہ بدل گیا ہے۔ کیا حکومت کا مقصد یہی ہے کہ اس کے لادینی اقدامات پر کوئی اُنگلی اُٹھانے والا نہ رہے اور بجائے کلمۂ حق کے یہاں فاسق و فاجر کے منکرات و معاصی کو اللہ اور رسول کی عین اطاعت قرار دینے والے سرکاری ملّاؤں اور علماء رسوا کا دور دورہ ہے؟"

اس بات کا فیصلہ تو تاریخ ہی کرے گی کہ کل کون ملّت فروش مولوی تھے اور آج کون ملّت فروش مولوی ہیں۔ ہم عصری میں تو مولویوں کا ہر گروہ دوسرے گروہ کو ملّت فروش اور شکم پرور سمجھتا ہے اور برملا کہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کے حال پر رحم

فرمائیے۔ آمین

نیکی اور بدی

تاریخ اپنے آپ کو دُہراتی ہے نیکی کی تاریخ بھی اور بدی کی تاریخ بھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اِس امر کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی ہے اور لوگوں کو اِس بات پر غور کرنے کی دعوت دی ہے کہ جو کچھ پہلے مامورین کے ساتھ ان کے مخالفین کرتے رہے ہیں وہی حضور کے ساتھ کیا جا رہا ہے آخر اسکی کیا وجہ ہے۔ حضور کے دعوے کے متعلق یہ اعتراض کیا گیا کہ سوچ سوچ کر آہستہ آہستہ دعوے کیئے گئے ہیں۔ تصنیفات کے متعلق یہ کہا گیا کہ دوسروں کی مدد سے مکمل کی گئی ہیں۔ تبلیغ کے متعلق یہ کہا گیا کہ یہ باتیں ہی کوئی نہ سُنے۔ اور جب سُنائی جا رہی ہوں تو شور و غوغا کیا جائے۔ اور دلیل کا جواب دلیل سے دینے سے عاجز آکر زور استعمال کرنے کی کوشش کی گئی۔

یہی اعتراضات لوگوں نے پہلے مامورین پر کئے تھے اور دونوں طرف سے وہی رویّہ اختیار کیا گیا تھا جو اَب کیا جا رہا ہے۔

"قرآن کے کلامِ الٰہی ہونے پر ایمان کی دعوت" کے سلسلہ میں مولانا ابوالاعلیٰ مودودی ماہنامہ ترجمان القرآن (جنوری ۱۹۷۵ء) میں لکھتے ہیں:۔

"جو کچھ اُوپر بیان کیا گیا ہے اگرچہ اس سے قرآن کے کلامِ الٰہی ہونے میں شک کی گنجائش باقی نہ رہی تھی مگر کفّارِ قریش اس کو انسانی کلام قرار دینے کے لئے بار بار جس بات کا سہارا لیتے تھے وہ یہ تھی کہ اگر یہ خدا کا کلام ہوتا تو ایک ہی دفعہ پورا کا پورا نازل کر دیا جاتا اس کا وقتاً فوقتاً تھوڑا تھوڑا کر کے ہمارے سامنے پیش کیا جانا یہ معنی رکھتا ہے کہ اسے سوچ سوچ کر تصنیف کیا جا رہا ہے۔ قرآن میں ان کے اِس اعتراض کو نقل کر کے یا اس کی طرف اشارہ کر کے بڑے دلنشیں انداز میں ان کو بتایا گیا کہ یہ متدرج کیوں نازل کیا جا رہا ہے اور اس تدریج کی حکمت کیا ہے۔"

اِسی مضمون میں آگے چل کر مودودی صاحب لکھتے ہیں:۔

"پچھلے الزام کے بالکل برعکس کفّارِ مکّہ ایک دوسرا الزام یہ لگاتے تھے کہ حضورؐ کو اس قرآن کے تصنیف کرنے میں کچھ دوسرے لوگ مدد دے رہے ہیں اور پُرانے زمانے کی لکھی ہوئی چیزیں نقل کروا کر آپ ان سے سُنا کرتے ہیں اور یہ کام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شب و روز ہو رہا ہے"

مزید یہ کہ :-

"ان سب حربوں میں ناکام ہونے
کے بعد ان کا آخری حربہ یہ تھا کہ
کھُلی کھُلی ہٹ دھرمی پر اُتر آئیں
قرآن کی دعوت کو زبردستی روکنے
کی کوشش کریں اور جب قرآن سُنایا
جانے لگے تو خوب شور مچائیں اور
ہر طرف سے اس کا مذاق اُڑانے
اور اس پر آوازے کسنے کے لئے
ٹوٹ پڑیں۔ قرآن کریم میں ان کی یہ
سب حرکات ایک ایک کر کے بیان
کر دی گئی ہیں جن سے ہر معقول
آدمی کو معلوم ہو گیا کہ کفار کے
پاس اب دلیل کے جواب میں
دلیل نہیں ہے بلکہ اس میدان میں
شکست کھا کر اب وہ زور،
زبردستی اور بیہودگی سے حق کی
آواز کو دبانے پر اُتر آئے ہیں"

کافر گری

"مولانا" شاہ احمد نورانی نے حال ہی میں بعض
ممالک کا دَورہ کیا ہے اور واپسی پر یہ بھرپور تأثر دینے
کی کوشش کی ہے کہ ان کے دَورے کے نتیجے میں احمدیہ
جماعت پر بہت بُرا اثر پڑا ہے بلکہ یہ بھی کہ اسّی فیصد
مشن بند ہو گئے ہیں۔ یہ دیکھنے والی بات ہے کہ وہ
اس جھوٹ کو کس طرح ہضم کر سکیں گے۔ اِس دُنیاوی
جھوٹ پر آسمانی طمانچے کی انہیں کیونکر برداشت
ہو گی۔

روزنامہ "مساوات" (لاہور) نے نورانی صاحب
کی ایک پریس کانفرنس پر جو دلچسپ تبصرہ کیا ہے وہ
قارئینِ کرام کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے :-

"نورانی میاں نے اِس دَورے کا
اپنی ذاتی کوشش کے ذریعہ فوری
فائدہ یہ بتایا ہے کہ پانچ آدمیوں نے
اِس دَورے کے دَوران مولانا کے ہاتھ
پر بیعت کی اور مسلمان ہوئے۔
اِس میں شُبہ کی مطلق گنجائش نہیں
ہے۔ مولانا جیسے خوش نما جُملے کے
آدمی ایک لاکھ میل لمبا سفر کریں اور
کوئی وجہ نہیں کہ پانچ آدمی انہیں
بیعت کرنے والے نہ ملیں۔ یہ تو ہمارے
سامنے کی بات ہے کہ افسانہ نگار
دیوندر ستھیارتھی کو دیکھ کر ایک غیر مسلم
نے کہا تھا کہ وہ مسلمان ہونا چاہتے
ہیں اور ستھیارتھی نے ہم سے پوچھا
کہ اسے مسلمان کرنے کا کیا طریقہ ہے
اور ہم نے اسے حبیب لائن کی مسجد
میں مولانا احتشام الحق کے پاس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جانے کا مشورہ دیا تھا۔

بہرحال یہ خوشی کا مقام ہے کہ
مولانا کے دَورے کا فوری اور
خاطر خواہ نتیجہ برآمد ہوا اور کم از کم
پانچ آدمی تو مسلمان ہوئے۔ اِس
انکشاف پر کافی لوگ خوش ہوئے
لیکن ایک ستم ظریف یہ پوچھ رہا تھا کہ
اُن لوگوں کی تعداد کتنی ہے جن کو
مولانا اور ان کے ساتھیوں نے فتووں
کے ذریعہ کافر بنایا ہے؟ بہرحال یہ
سوال مولانا سے پریس کانفرنس میں
پُوچھا جاتا تو وہی کچھ جواب دیتے۔
ہمارے پاس اس کا جواب نہیں کہ
ایسے لوگوں کی تعداد ہزاروں لاکھوں
سے کیا کم ہوگی۔"

(روزنامہ "مساوات" لاہور
۱۸ اپریل ۱۹۷۵ء صفحہ ۳)

بہتر مسلمان

نورانی صاحب کے ساتھ عبدالستار خاں نیازی
بھی دَورے پر تھے۔ باہر جاکر انہیں سمجھ آئی کہ اچھا
مسلمان کسے کہتے ہیں۔ یہاں چونکہ سب کچھ اس کے
برعکس ہوتا رہا ہے اِس لئے وہ پاکستان ہی میں رہ کر
یہ بات ہرگز نہ سمجھ سکتے تھے

روزنامہ "مساوات" نے نیازی صاحب کے
خیالات کو یوں احاطۂ تحریر میں لانے کی کوشش کی ہے:۔

"عبدالستار خاں نیازی کے تاثرات

مولانا (شاہ احمد نورانی) کے تاثرات

سے ہمیں قدرے مختلف معلوم ہوتے
ہیں۔ مولانا نیازی کا کہنا ہے کہ "پاکستان
سے باہر کے مسلمان ہم سے زیادہ
بہتر مسلمان ہیں۔۔۔"

بہرحال اپنا اپنا مشاہدہ ہے۔
مولانا ستار نیازی نے بھی کچھ دیکھ
بھال کر ہی کہا ہوگا کہ باہر والے
ہم سے بہتر مسلمان ہیں۔ ذاتی طور
پر ہم اپنی خود کی اور اپنی ذات کی
مسلمانی دیکھ کر تو یہ کہہ سکتے ہیں کہ
باہر والے ہم سے بہتر مسلمان یوں ہیں
کہ اسلام کو اور مسلمانوں کو انہوں نے
ذریعۂ معاش نہیں بنایا ہے۔ نہ
اسلام ان کی تجارت ہے، نہ اسلام
ان کی سیاست ہے، نہ اسلام کے
نام پر انہوں نے دوسروں پر فتوے
لگائے، نہ اسلام کے نام پر وہ مُرغ
انڈے اور پلاؤ متنجن نوش جان فرماتے
ہیں، نہ اسلام کے نام پر دوسروں
کا استحصال کرتے ہیں، نہ اسلام کی
انہوں نے کوئی دکان لگا رکھی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جہاں سے وہ نیکی اور بدی کے پروانے
بیچنے اور زعفرانی تعویذ جاری کرنے کا
کاروبار کر رہے ہیں، نہ اسلام کے نام
پر انہوں نے مسلمانوں میں کسی قسم کا
تفرقہ ڈال رکھا ہے، نہ وہاں پر کسی ایک
اسلامی ملک میں متضاد سمتوں سے مختلف
اسلامی اور مسلمانی جلوس سڑکوں پر
نکلتے اور آپس میں ٹکراتے دکھائی دیتے
ہیں، نہ وہاں اسلام کے نام پر دو دو
عیدیں کرائی جاتی ہیں، اور نہ کوئی مسلمان
دوسرے مسلمان کو نماز سے روکنے کے لئے
مسجدوں پر تالے ڈلوا دیتا ہے۔

سو اگر ان ساری باتوں پر غور کیا
جائے تو ہمیں وہ اپنے سے بہتر مسلمان
معلوم ہوتے ہیں اور مولانا ستار نیازی
سے اختلاف کی گنجائش نظر نہیں آتی۔
لیکن اس کے باوجود تبلیغ کرنے تو ہم
ہی ان کے پاس جاتے ہیں جس سے یہ
نتیجہ نکلتا ہے کہ ہم زیادہ مسلمان ہیں اور
زیادہ جانتے ہیں ؎

کوئی بتلاؤ کہ ہم بتلائیں کیا"

(روزنامہ "مساوات" لاہور بابت ۱۷ اپریل
۱۹۷۵ء صـ ۳ و ۴)

نوائے شوق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر سُو غبار وہم و گماں کا تھا روبرو
دِل کو رہی نگارِ حقیقت کی جستجو
اِس خاکدانِ تیرہ پہ وہ دن بھی آئیگا
جگمگ کریں گے جب در و دیوار و کاخ و کو
صحنِ چمن میں ہوگی خراماں ہوائے گُل
ہر خشک شاخ ہوگی شناسائے رنگ و بُو
وہ لوگ ہوں گے اِک نئے فردا کے پیشرو
لَا تَقْنَطُوا ہے جن کے عزائم کی آبرو
دیں گے رواج اِک نئے علمِ کلام کو
کرتے ہیں آج بھی جو فرشتوں سے گفتگو
نکلی دیارِ مہدیٔ دوراں سے جو کبھی
اِک بحرِ بے کنار بنے گی وہ آبجُو
ساقی بنیں گے ساقیٔ کوثر ترے غلام
خُمخانۂ حجاز کے ہوں گے مے و سبُو

میری نوائے شوق میں مدحت حضورؐ کی
میری نوائے شوق سے گونجیں گے چار سُو

عبدالمنان ناہید

مشعلِ یقین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یقیں کی مشعل جلائے رکھنا
کہ راہگذاروں نے اوڑھ رکھی ہے
ظلمتوں کی سیاہ چادر
اچک لئے ہیں کسی نے سائے
کہ زندگی کے سفر سے تھک کر
یہاں کوئی راہرو نہ آئے
جلا دئے ہیں تمام پیڑوں نے اپنے پتّے
کہ ان کی شاخوں پہ بیٹھنے والا
کوئی طائر نہ چہچہائے

عجب سماں ہے
زمیں زمیں ہے نہ آسماں ہے
کسے خبر ہے کوئی کہاں ہے

نہیں نہیں بات یہ نہیں ہے
اگر ترے ذہن میں جِلا ہے
اگر میسّر تجھے یقیں ہے
اگر خدا تیرا ناخدا ہے
تو تُو سمجھ لے
کہ یہ اندھیرا بھی اِک ضیاء ہے
ہر ایک جانب دئے ہیں روشن
سکوت بھی حاملِ صدا ہے
تجھے سلام اور مرحبا ہے

یقیں کا فقدان ہے تھکاوٹ
یقیں کا فقدان ہے اندھیرا
یقیں اجالوں کا ہے اجالا
یقیں سویروں کا ہے سویرا
سفر کڑا، رہگذر اندھیری فضا میں ہیبت بسی ہوئی ہے
مگر مسافر رواں دواں ہیں
کہ ان کی آنکھوں میں
اور دِل میں
یقیں کی مشعل جلی ہوئی ہے

نسیم سیفی
۲۳/۳/۷۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں
بیاہ شادی کے لئے
جڑاؤ و سادہ سیٹ
چاندی کے خوشنما برتن، ٹی سیٹ وغیرہ
رحمت علی جیولرز
کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائدِ اعظم لاہور۔ فون ۵۲۶۲۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نماز مترجم مُستند

خریدتے وقت دو باتوں کو ضرور دیکھ لیا کریں
(۱) سرورق پر سبز رنگ میں مسجدِ نبویؐ کا فوٹو بنا ہوا
(۲) صفحہ کے سرِ پر "باجازت نظارت اصلاح وارشاد" لکھا ہوا

اس کے علاوہ

نماز کے متعلق مسائل۔ ترتیب وتدوین عمدہ
تحت اللفظ ترجمہ۔ فلسفہ نماز کا نیا انداز اور
تلاوتِ قرآنِ پاک پر ضروری دعائیہ جواب درج ہیں نیز
پہلے پانچ پارے بطرز تیسیر نا القرآن لکھے ہوئے بھی مل سکتے ہیں۔

ملنے کا پتہ:- مکتبۂ فیضِ عام ربوہ

شہزین

شہزین

شہزین

شہزین

مرضِ اٹھرا کی مؤثر ترین دوا

حکیم نظام جان اینڈ سنز

ربوہ ٭ ٹنڈو محمد خان ٭ گوجرانوالہ

مفید اور مؤثر دوائیں

نُور کاجل

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ

آنکھوں کی خوبصورتی، صحت اور تندرستی کے لئے مفید ترین جڑی بوٹیوں کا جوہر، آنکھوں کی بہت سی بیماریوں کا علاج ہے۔ بچوں، عورتوں اور مردوں سب کے لئے مفید۔

قیمت فی شیشی ڈیڑھ روپیہ

تریاقِ اٹھرا

اسقاطِ حمل، بچوں کا پیدا ہو کر فوت ہو جانا یا کمزور رہنے کے لئے مفید عام گولیاں۔

قیمت مکمل کورس بیس ۲۰ روپے

نُورِ نظر

اولادِ نرینہ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی بہترین تجویز۔ قیمت مکمل کورس پچیس ۲۵ روپے۔

سُرمہ خورشید

دُھند، غبار، خارش، کُکرے، موتیا بند اور دیگر امراضِ چشم کے لئے اکسیر اور لاجواب۔ قیمت ۷۵ پیسے۔

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

فون نمبر ۵۳۸